Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۳ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ | ۷ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش | ۷ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۳۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۶ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

پیچش کی تکلیف ہے لیکن پہلے کی نسبت فرق ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۶ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت تاحال ناساز ہے سردرد کی تکلیف زیادہ رہی۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ آپکی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اُن بہن بھائیوں کیلئے برابر دعا کرتی ہوں جو مجھے دعا کیلئے خط لکھتے ہیں لیکن بوجہ بیماری جواب لکھوانے بلکہ دستخط کرنے سے بھی قاصر ہوں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم رفیع اللہ صاحب ٹیلیفون اوپریٹر ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۷ جنوری ۱۹۷۳ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نومولود کا نام قدرت اللہ رکھا ہے۔ نومولود حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب رضی اللہ عنہ لودھیانوی کا پڑپوتا ہے جو کہ ۳۱۳ اصحاب حضرت مسیح موعودؑ میں سے تھے۔ احباب بچہ کی صحت و عافیت اور نیک ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

(برکت اللہ پوسٹل پنشنر دارالرحمت شرقی ربوہ)

ضروری ہدایات برائے انصار اللہ

سال رواں کے لائحہ عمل کی روشنی میں مجلس انصار اللہ کے لئے ضروری ہدایات شائع کروا کر تمام مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوائی جا چکی ہیں۔ جن مجالس کے زعماء یا زعمائے اعلیٰ کو ہدایات کی کاپی نہ ملی ہو۔ وہ فوری طور پر مطلع کریں تا ان کو دوبارہ بھجوائی جا سکے۔ مجالس دعا کے ساتھ ان ہدایات کے مطابق کام شروع کر دیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو دار الحجب بنایا ہے کچھ ظاہر کیا اور کچھ مخفی رکھا ہے

ایسا اس لئے کیا گیا تا ایمان داروں اور جلد بازوں میں امتیاز ظاہر ہو جائے

"اللہ تعالیٰ نے اِس دُنیا کو دار الحجب رکھا ہے، کچھ چھپایا ہے کچھ ظاہر کیا ہے۔ اس نے دُنیا میں اپنے نبی اور رسول بھیجے مگر اپنا مُنہ چھپایا۔ اُس نے کتابیں اور شریعتیں نازل کیں مگر کسی نے ان کتابوں کو اُترتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نبیوں کی معرفت پیشگوئیاں کیں، بعض ان میں سے پُوری ہو گئیں اور کچھ باقی رہ گئیں۔ وہ لوگ جن کی نظر دُنیا کی سطح سے اُوپر نہیں جاتی۔ انہوں نے ان باتوں کو دیکھ کر اعتراض کیا اور کہہ دیا کہ فلاں بات پُوری نہیں ہوئی۔ مگر انہیں اللہ تعالیٰ کی اِس سُنت پر اطلاع نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیوں کیا؟ تا ایمان داروں اور جلد بازوں میں امتیاز ہو۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس بات پر قادر ہے کہ اُسے جو کچھ قیامت کو کرنا ہے وہ اِسی دُنیا میں کر کے دِکھا سکتا ہے، کیونکہ وہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ہے۔ مگر پھر ایمان ایمان نہ رہتا اور نہ اس کے ثمرات مُیسّر ہوتے۔ جو لوگ ایمان کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور اس کو نہیں سمجھ سکتے۔ وہ ایسے اعتراض کرتے ہیں۔ ایمان کی حقیقت کا کچھ نہ کچھ مخفی رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے۔ منھم شقی و سعید دونوں فریق اسی سے بنتے ہیں۔ سعید جلد بازی نہیں کرتے۔ بلکہ حسن ظن اور صبر سے کام لے کر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو شقی ہوتے ہیں، وہ جلد بازی سے کام لے کر اعتراض کرتے ہیں۔ جو لوگ منہاجِ نبوّت کو نہیں چھوڑتے۔ وہ ٹھوکر نہیں کھاتے اور کوئی ایسا اعتراض نہیں کرتے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۹)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ بتاریخ ۳۱ صلح (۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء) بروز بدھ مکرم نواب زادہ شاہد احمد خان صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔

نومولودہ بچی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نواسی اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی پوتی ہے۔

ادارہ الفضل اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا ۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و افراد خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دُعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ بچی کو لمبی باصحت زندگی دے۔ اسے دینی و دنیوی برکات سے نوازے اور والدین اور جماعت کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

پبلشر:۔ مسعود احمد، پرنٹر:۔ سید عبد الحی، مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ر ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ھ

حال کا نقشہ اور مستقبل کا تصوّر

ماہنامہ "البلاغ" کراچی کے مدیر محترم نے ذی الحجہ ۱۳۹۲ ہجری (فروری ۱۹۷۳ء) کے شمارہ میں ایک بہت ہی فکر انگیز مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ اس مقالہ کا عنوان ہے "اپنے گھروں کو بچائیے!" اِس میں شک نہیں یہ مقالہ بہت پُر درد انداز میں لکھا گیا ہے۔ اِس میں معاشرتی فساد و بگاڑ اور اس کی تیزی سے بڑھنے والی رفتار کا درد انگیز نقشہ پیش کرنے کے بعد اصلاحِ احوال کا امکان پیدا نہ ہونے کی صورت میں مستقبل کے ایک بھیانک تصوّر کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ مدیر محترم رقمطراز ہیں:-

"زمانہ اس تیزی سے بدل رہا ہے کہ جس انقلاب کو پہلے ایک طویل مدت درکار ہوتی تھی اب وہ دیکھتے ہی دیکھتے رونما ہو جاتا ہے۔ آج کے ماحول کا زیادہ نہیں پندرہ بیس سال پہلے کے وقت سے موازنہ کر کے دیکھئے زندگی کے ہر شعبہ میں کایا ہی پلٹی ہوئی نظر آئے گی۔ لوگوں کے افکار و خیالات، سوچنے سمجھنے کے انداز، معمولاتِ زندگی، معاشرت، رہن سہن کے طریقے، غرض زندگی کے ہر گوشہ میں ایسا انقلاب برپا ہو گیا ہے کہ بعض اوقات سوچنے سے حیرت ہو جاتی ہے۔

کاش یہ برق رفتاری کسی صحیح سمت میں ہوتی تو آج یقیناً ہماری قوم کے دن پھر چکے ہوتے، لیکن حسرت اور شدّتِ حسرت، افسوس اور ناقابلِ بیان افسوس اس بات کا ہے کہ یہ ساری برق رفتاری اُلٹی سمت میں ہو رہی ہے۔ کسی شاعر حکیم نے یہ مصرعہ مغرب کے لئے کہا تھا۔ مگر آج یہ ہمارا اپنا حال بن چکا ہے۔ ع

تیز رفتاری ہے لیکن جانبِ منزل نہیں

اِس بات کو کب تک اور کس کس عنوان سے کہا جائے کہ پاکستان اِسلام کے لئے بنا تھا، اِس لئے بنا تھا کہ یہاں کے باشندے احکامِ الٰہی کا عملی پیکر بن کر دُنیا بھر کے لئے ایک قابلِ تقلید مثال قائم کریں لیکن ہماری ساری تیز رفتاری اس کی مخالف سمت میں صرف ہوتی رہی اور آج تک ہو رہی ہے۔ جن گھروں سے کبھی کبھی تلاوتِ قرآن کی آواز آجایا کرتی تھی، اب وہاں صرف فلمی نغمے گونجتے ہیں۔ جہاں کبھی اللہ رسولؐ اور اسلافِ اُمّت کی باتیں ہوجایا کرتی تھیں، اب وہاں باپ بیٹوں کے درمیان بھی ٹی وی فلموں پر تبصرے ہی زیر بحث رہتے ہیں۔ جن گھرانوں میں کسی اجنبی عورت کی تصویر کا داخلہ محال تھا، اب وہاں باپ بیٹیاں اور بہن بھائی ایک ساتھ بیٹھ کر نیم برہنہ رقص دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ جن خاندانوں میں کبھی حرام آمدنی سے آگ کے انگاروں کی طرح پرہیز کیا جاتا تھا، اب وہاں نسلیں کی نسلیں سُود، رشوت اور قمار سے پروان چڑھ رہی ہیں۔ جو خواتین پہلے برقع کے ساتھ نکلتی ہوئی ہچکچاتی تھیں اب وہ دوپٹہ تک کی قید سے آزاد ہو رہی ہیں۔ غرض اسلامی احکام سے عملی اعراض اس تیزی سے بڑھ رہا ہے کہ مستقبل کا تصوّر کر کے بعض اوقات رُوح کانپ اُٹھتی ہے۔" (البلاغ، کراچی بابت فروری ۱۹۷۳ء صفحہ ۳ و ۴)

ہم اس طویل اقتباس کے لئے معذرت خواہ ہیں۔ لیکن مدیر البلاغ نے جس افسوسناک اور انتہائی تکلیف دہ صورتِ حال کی طرف توجہ دلائی ہے، اِس کی اصل کیفیت کو بیان کرنے کے لئے یہ کسی قدر طویل اقتباس بھی ناکافی ہے۔ اصل صورتِ حال اِس سے کہیں زیادہ خراب ہے۔ مقالہ مذکورہ میں اس کی طرف اشارہ ہی کیا گیا ہے۔ تاہم اِس اشارہ سے اِس کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں ہے ہمیں مدیر موصوف کی اِس بات سے اتفاق نہیں ہے کہ یہ افسوسناک صورتِ حال گذشتہ پندرہ بیس سال کے اندر اندر پیدا ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نتیجہ ہے گزشتہ ایک صدی سے بھی زیادہ پُرانے تیزی سے بڑھتے ہوئے زوال و انحطاط کے تدریجی عمل کا۔ پھر یہ بھی نہیں ہے کہ اس تمام عرصہ میں اسلام کا درد رکھنے والی بعض ہستیوں کی طرف سے اس معاشرتی انحطاط کے خلاف آواز بلند نہیں کی گئی۔ آوازیں بلند ہوتی رہیں اور اسے روکنے کے لئے اپنے طور پر کوششیں بھی کی گئیں لیکن انحطاط کی یہ کیفیت رُکنی تھی نہ رُکی۔ یہ بڑھتا ہی گیا حتیٰ کہ اس نے اب آکر وہ مہیب صورت اختیار کر لی ہے جس کی نشاندہی مدیر "البلاغ" نے مندرجہ بالا الفاظ میں کی ہے۔

مدیر موصوف نے اس صورتِ حال کی اصلاح کے لئے تمام مسلمان گھرانوں کے سربراہوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنے اپنے گھر کی خبر لیں اور خالص اسلامی ماحول میں اپنے اپنے افراد خاندان کی تربیت کا فریضہ پوری مستعدی سے انجام دیں تاکہ نئی نسلوں کو ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچایا جاسکے۔ اس میں شک نہیں وعظ و تذکیر اور نصیحت و تلقین بھی اصلاحِ احوال کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، لیکن یہ اسی صورت میں مؤثر ثابت ہو سکتا ہے جبکہ ذہنیت نہ بدلی ہو اور اسلامی نقطۂ نگاہ سے ضمیر میں زندگی کے آثار موجود ہوں۔ لیکن جب آوا کا آوا ہی بگڑ جائے اور فساد و بگاڑ ہمہ گیر نوعیت اختیار کر کے انتہائی مہیب صورت اختیار کر لے، جس کی نشاندہی "البلاغ" کے مذکورہ بالا اقتباس سے بھی ہوتی ہے، تو پھر اوّل تو وعظ و نصیحت کرنے والے ہی مفقود ہوتے ہیں اور اگر کچھ لوگ ایسے ہوں بھی تو ان کی آواز میں اثر نہیں رہتا۔

اِس فساد و بگاڑ کا اصل سبب دُنیا کی حد سے زیادہ محبت ہوتی ہے اور اِس کی اصلاح کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کی شکل میں ایسے قلبِ مطہر کی ضرورت ہوتی ہے جو اپنی خداداد جذب و کشش اور قوتِ قدسیہ کے ذریعہ لوگوں کے دل و دماغ، سوچنے کی نہج اور ذہنیت کو بدل کر رکھ دے کیونکہ دلوں کو بدلنے والا دل ہی ہوتا ہے نہ کہ زبانی وعظ و نصیحت اور بحث و تکرار۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوتِ قدسیہ سے فیضیاب ہونے والا ایسا قلبِ مطہر خدا ہی پیدا کرتا ہے، اور جب فساد و بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچ جائے اور اصلاح کے انسانی ذرائع غیر مؤثر ہو کر بظاہر اپنی افادیت کھو بیٹھیں تو پھر یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا ایسے قلبِ مطہر کو معرضِ وجود میں لا کر اصلاحِ احوال کی سبیل نہ نکالے اور انسانیت کو حالات کے دھارے کے ساتھ بہنے اور تباہی سے دوچار ہونے دے۔ ایسا قلبِ مطہر جب پیدا ہوتا ہے تو اس کی قوتِ مؤثرہ اندر ہی اندر اپنا کام کرنے لگتی ہے۔ شروع میں وہ دل اُس کی طرف کھنچتے ہیں جن میں زندگی کی رمق ابھی موجود ہوتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ مُردہ دلوں میں بھی زندگی کے آثار پیدا ہونے لگتے ہیں حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ معجزانہ طور پر سب کی ہی قلبِ ماہیت ہو جاتی ہے اور دنیا میں انقلابِ عظیم آئے بغیر نہیں رہتا۔ بہرحال ایسے ہمہ گیر فساد و بگاڑ کے وقت ایسے قلبِ مطہر کی تلاش وقت کی سب سے اہم ضرورت ہوتی ہے۔ اُس وقت اصلاحِ احوال کا تمامتر دار و مدار ایسے قلبِ مطہر کی تلاش میں کامیابی پر ہی ہوتا ہے۔

درخواستِ دُعا

میرے فرزند ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی رخصت گذارنے کے بعد انگلینڈ سے ربوہ واپس پہنچ گئے ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(منظور احمد قریشی۔ ٹائپ کارنر۔ چوک نسبت روڈ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوّتِ محمدیہؐ کی فیض رسانی

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ برموقعہ جلسہ سالانہ

(۲)

پھر فرمایا:-

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ
لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ
الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ
الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ
اَجْرًا کَبِیْرًا۔

(بنی اسرائیل)

یہ قرآن یقیناً اس راہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ درست ہے اور مومنوں کو جو مناسبِ حال کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر مقدر ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو کامل شریعت اور اس کی تعلیمات و ہدایت کو بہترین اور دائمی ٹھہرایا ہے۔ اسے سچائی اور راستی کی راہ پیش کرنے والی بنایا ہے شریعت کے ہر ایک پہلو کو اکمل و اعلیٰ صورت میں قرآن مجید نے ہی دکھلایا ہے اور شریعت کے تمام حصوں کو جو حقوق اللہ اور حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں انہیں صرف اور صرف قرآن مجید نے ہی پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

قرآن مجید کی اس شان اور اس خوبی کا اعتراف یہودیوں کو بھی تھا چنانچہ ایک یہودی نے ایک دفعہ حضرت عمرؓ سے کہا آپ کی کتاب میں ایک ایسی آیت ہے کہ اگر وہ ہماری کتاب میں ہوتی تو اس کے نزول کے دن کو ہم عید کے طور پر مناتے حضرت عمرؓ نے اس یہودی سے پوچھا وہ کونسی آیت ہے اس نے بتایا وہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے لئے تو اس دن دو عیدیں تھیں ایک تو وہ جمعہ کا دن تھا جو مسلمانوں کے لئے عید ہی کا دن ہے اور دوسرے وہ دن عرفہ کا دن تھا اور وہ بھی مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے

قرآن کریم اپنی قبولیت اور تاثیر کے لحاظ سے بھی ایک بے نظیر کتاب ہے اور اپنے اس منصب میں، حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسانوں کو باخدا انسان بنانا حقیقتاً قرآن کریم پر ہی ختم ہے جس عمدگی سے قرآن کریم نے اپنے اس منصب کو پورا کیا ہے۔ دنیا کی کوئی مذہبی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اپنی قبولیت و تاثیر کے جو بے نظیر اور پُر اثر نمونے قرآن کریم نے پیش کئے ہیں اور بڑی کثرت سے پیش کئے ہیں اور کرتا رہتا ہے وہ اسی کا ہی فخر و امتیاز ہے۔ قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے اور اپنی زندگی کا ثبوت اپنی تاثیرات سے ہر زمانہ میں پیش کرتا رہتا ہے اور اپنی تاثیر سے انسانوں کو ایک نئی زندگی عطا کرتا رہتا ہے۔ چند مثالیں بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

۱۔ حضرت عمرؓ جیسا شخص انتہائی غیظ و غضب کی حالت میں گھر سے مسلح ہو کر نکلتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کر دے اور ہمیشہ کے لئے اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے لیکن جونہی اپنی بہن کے گھر پہنچتا ہے اور قرآن کریم کی چند آیات سن لیتا ہے تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑتی ہے اور اپنی بہن کے گھر سے کشتہ ہو کر نہایت منکسرانہ حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے اور اسلام سے مشرف ہو کر فاروق کے خطاب سے نوازا جاتا ہے

۲۔ اسعد بن زرارہ مدینہ کا مشہور سردار گھر سے مسلح ہو کر نکلتا ہے کہ اسلام کے مبلغ اوّل حضرت مصعب بن عمیرؓ کو شہر سے باہر نکال دے اور انہیں نقصان پہنچائے کیونکہ ان کی تبلیغ سے قریباً ستر افراد مسلمان ہو گئے تھے لیکن یہ دشمن اسلام جب خود قرآن کریم کی چند آیات سن پاتا ہے تو اسلام اس کے دل میں گھر کر جاتا ہے اور بالآخر حضرت مصعبؓ کے ہاتھ پر ہی بیعت کر کے اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

۳۔ ثمامہ بن اثال جن کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کوئی شخص اور مدینۃ النبیؐ سے بڑھکر کوئی جگہ قابل نفرت نہ تھی اسے صرف دو دن تک قرآن کریم سننے کا موقعہ ملتا ہے نور رشد و ہدایت سے لبریز قرآن کریم کی آواز کان سے گذر کر اس کے دل تک پہنچ جاتی ہے تو وہ خود بخود اسلام قبول کرتا اور دل و جان کو ایک ادنیٰ تحفہ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔

۴۔ خالد بن عقبہ قرآن مجید سنتا ہے تو بے حیران و ششدر رہ جاتا ہے اور دیوانگی کی حالت اس پر طاری ہو جاتی ہے اور جب ہوش میں آتا ہے تو بے اختیار بول اٹھتا ہے۔

وَاللّٰہِ اِنَّ لَہٗ لَحَلَاوَۃً
وَاِنَّ عَلَیْہِ لَطَلَاوَۃً
وَاِنَّ اَسْفَلَہٗ لَمُغْدِقٌ
وَاِنَّ اَعْلَاہُ لَمُثْمِرٌ
وَمَا یَقُوْلُ ھٰذَا بَشَرٌ

خدا کی قسم اس کلام میں عجیب مٹھاس ہے اور اس میں عجیب تر و تازگی ہے اور اس کی جڑیں خوب سیراب ہیں اور اس کی شاخیں پھل سے خوب لدی ہوئی ہیں انسان تو ایسا کلام کہہ ہی نہیں سکتا۔

قرآن کریم کے پاک کلام کو جو تاثیر اور قبولیت حاصل ہے اس کا اثر تو لاتعداد افراد۔ اقوام اور ممالک پر ہے اور ایک انقلاب عظیم ان میں پیدا ہوا ہے تاریخ اسلام ان واقعات سے بھری پڑی ہے اس کی لذت و سرور سے حظ اٹھانے کے لئے چند مزید واقعات سنیئے

۵۔ اصحمہ نجاشی ابھی عیسائی تھا کہ حضرت جعفر طیارؓ نے اسے سورہ مریم کی چند آیات سنائیں وہ اس وقت تخت شاہی پر متمکن تھا اور دربار لگا ہوا تھا آیات قرآنیہ سننے سے جو اثر اس کے دل و دماغ پر ہوا اس کا اظہار ان آنسوؤں سے ہو رہا تھا جو تلاوت آیات قرآنیہ کے دوران اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

۶۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جب قرآن شریف پڑھتے تو زار زار روتے۔ ان کی اس حالت کو دیکھکر راہ چلتے بچے عورتیں اور غلام کھڑے ہو جاتے اور متاثر ہوتے ابن ہشام کے الفاظ ہیں

وَکَانَ رَجُلًا رَقِیْقًا
اِذَا قَرَءَ الْقُرْاٰنَ اسْتَبْکٰی
فَتَقِفُ عَلَیْہِ
الصِّبْیَانُ وَالْعَبِیْدُ
وَالنِّسَاءُ یَعْجَبُوْنَ
لِمَا یَرَوْنَ مِنْ ھَیْئَتِہٖ

ابوبکرؓ بہت رقیق القلب واقع ہوئے تھے آپ جب قرآن کریم تلاوت کرتے تو آپ پر رقت طاری ہو جاتی۔ اور آپ رونے لگ جاتے بچے غلام اور عورتیں آپ کی آواز سن کر کھڑے ہو جاتے اور آپ کی وہ حالت دیکھ کر حیران ہو جاتے۔

آپ کی یہ حالت دیکھکر قریش مکّہ ابن الدغنہ کے پاس گئے جس نے آپ کو پناہ دی تھی اور کہا کیا تو نے اس شخص کو اسلئے پناہ دی ہے کہ ہمیں مصیبت میں ڈال دے۔

اِنَّہٗ رَجُلٌ اِذَا صَلّٰی وَقَرَأَ
مَا جَاءَ بِہٖ مُحَمَّدٌ یَرِقُّ
وَیَبْکِیْ وَکَانَ لَہٗ ھَیْئَۃٌ
. . . فَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ
عَلٰی صِبْیَانِنَا وَنِسَائِنَا
وَضَعَفَتِنَا اَنْ یَّفْتِنَھُمْ
نُمُرُہٗ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتَہٗ
فَلْیَصْنَعْ فِیْہِ مَا شَاءَ۔

(ابن ہشام صفحہ ۲۵۰)

یہ شخص جب نماز پڑھتا اور قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے تو اس پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور رونے لگ جاتا ہے اور اس پر ایک خاص قسم کی حالت طاری ہو جاتی ہے ہمیں ڈر ہے کہ اس کی وجہ سے ہمارے بچے عورتیں اور کمزور افراد فتنہ میں نہ پڑ جائیں تو اسے حکم دے کہ اپنے مکان کے اندر بیٹھ کر عبادت اور تلاوت قرآن کرے

۷۔ حضرت عمرؓ اپنی خلافت کے دنوں میں ایک دفعہ مسجد کی طرف آ رہے تھے کہ آپ کی حالت متغیر ہو گئی اور آپ رستہ میں ہی ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے لوگوں نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو آپ کو گھر پہنچایا۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ آپ مسجد کی طرف آ رہے تھے کہ رستہ میں آپ نے کسی مکان سے کسی شخص کو تلاوت قرآن کریم کرتے سنا وہ کسی آیتِ عذاب کی تلاوت کر رہا تھا وہ آیت سن کر آپ پر خوف الٰہی طاری ہوا اور آپ کی حالت متغیر ہو گئی۔

۸۔ لبید عامری ایک زبردست شاعر تھا جس کے اشعار کی نسبت یہ ضرب المثل مشہور تھی کہ

اُکْتُبُوْھَا عَلَی الْحَنَاجِرِ وَلَوْ بِالْخَنَاجِرِ

ان شعروں کو گردنوں پر لکھو خواہ خنجروں کی نوک سے ہی لکھنا پڑے۔

یہی لبید ایک دفعہ حضرت عمرؓ سے ملنے آئے حضرت عمرؓ نے انہیں اپنے کچھ اشعار سنانے کے لئے کہا تو انہوں نے کہا یا امیر المومنین جب اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن کریم عطا فرمایا ہے اس وقت سے اشعار میرے لئے بے قدر ہو گئے ہیں۔

۹۔ ابوطلحہ انصاریؓ نے قرآن مجید کی آیت

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا
مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم لوگ نیکی کا اصل درجہ نہیں پاسکتے جب تک کہ اللہ کی راہ میں وہ چیز خرچ نہ کرو جو تمہیں بہت پیاری ہے۔ ان کے پاس ایک بہت قیمتی باغ تھا جس کی سالانہ آمدنی پچاس ہزار کی تھی۔ آپ اسی وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں یہ باغ اللہ کی راہ میں پیش کرتا ہوں۔

الغرض بڑے بڑے بادشاہوں یا جبروت تاجداروں کی غضب ناک حالت یا انتقامی صورت میں اگر کوئی چیز رد کرنے والی ہوتی تو قرآن کریم کی ایک آیت جسے اہل دربار میں سے کوئی شخص کسی کونہ سے پڑھ دیتا تھا اور ان کی حالت ایسی ہو جاتی کہ گویا آگ کی چنگاریوں پر مشکیزوں پانی آپڑا ہے۔

یہی وہ واقعات ہیں جو قرآن کریم کی زبردست قبولیت اور اس کی گہری تاثیر کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور ظاہر کرتے ہیں کہ نبوت محمدیہ کی فیض رسانی سے ملنے والی مبارک کتاب قرآن مجید کی عزت اور عظمت دلوں پر کتنی اثر انداز رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں"

(الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۳ء)

الغرض قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس میں حقائق و معارف پائے جاتے ہیں اس کی پاکیزہ تعلیم ایسی موثر اور جاذب ہے کہ اس نے صفات رذیلہ کو دور کر کے ان کی جگہ اعلیٰ درجہ کی خوبیاں پیدا کر دیں۔ عربوں کی اس وقت کی حالت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ وہ سارے عیبوں اور برائیوں کا مجموعہ بنے ہوئے تھے اور ان کی حالت صدیوں سے بگڑی ہوئی تھی۔ مگر قرآن کریم کے فیوض اور برکات میں کس قدر قوت اور تاثیر تھی کہ ۲۳ برس کے اندر کل دنیا کی کایا پلٹ دی اور قرآن کریم نبوت محمدیہ کی فیض رسانی کے طفیل دنیا کو نصیب ہوا تھا۔ پھر قرآن کریم کی وحی ایک خاص عظمت شان رکھتی ہے جو کسی اور نبی کی وحی یا مذہبی کتب کو حاصل نہیں اور وہ عظمت شان یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے کلام پر مشتمل ہے اس وقت جتنی کتابیں بھی انبیاء کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان میں سے ایک کتاب بھی ایسی نہیں جو کتاب اللہ ہونے کا دعوےٰ کرے۔ اور وہ یہ کہے کہ میرے الفاظ کسی انسان کے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے مونہہ سے نکلے ہوئے ہیں۔ قرآن کریم کے علاوہ دوسری مذہبی کتب کی اصل وحی کے الفاظ محفوظ نہیں رہے ان میں سے ہر کتاب لفظی اور معنوی دونوں لحاظ سے محرف و مبدل ہو چکی ہے وہ انسانی دست برد سے محفوظ نہیں رہیں۔ لیکن قرآن کریم جہاں اللہ تعالیٰ کی خالص کلام ہے وہاں وہ اب تک اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے اور متعصب عیسائی اور اسلام کے شدید دشمن بھی اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ قرآن کریم جو اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے وہی ہے جو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ قرآن کریم میں تحریف ثابت کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کو ایک دائمی معجزہ کی حیثیت دے دی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مامن الانبیاء نبی الا
اعطی ما مثلہ آمن علیہ
البشر وانما کان الذی
اوتیت وحیا اوحاہ اللہ
الی فارجوا ان اکون
اکثرھم تابعا یوم
القیامۃ (البخاری)

انبیاء میں سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا مگر اسے اس کی مثل معجزہ دیا گیا جس کی وجہ سے لوگ اس پر ایمان لائے اور جو معجزہ مجھے دیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے جو اس نے مجھ پر نازل کی اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن سب انبیاء کی نسبت میرے پیرو زیادہ ہوں گے۔

اس حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وحی کو دوسرے انبیاء کی وحی سے افضل و برتر بتایا ہے اور اسے ایک دائمی معجزہ قرار دیا ہے پہلے نبیوں کی وحی ایسی نہ تھی جو دائمی معجزہ کا کام دیتی لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کاملہ کے ذریعہ جو وحی قرآن کریم کی صورت میں دی گئی اسے یہ خاص فخر بخشا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک دائمی معجزہ کے طور پر نازل کیا اور ہمیشہ کے لئے مخالفوں کو عاجز اور شکست یافتہ ثابت کرنے اور قرآن کریم کی برتری اور اس کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت کے لئے یہ لاجواب چیلنج دیا۔

قل لئن اجتمعت الانس
والجن علی ان یاتوا بمثل
ھذا القرآن لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضھم
لبعض ظہیرا
(بنی اسرائیل)

تو انہیں کہہ دے کہ اگر تمام انسان بھی اور جن بھی اس قرآن کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ اس کی نظیر نہیں لاسکیں گے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔

یعنی نہ انبیاء و سابقین میں سے کسی کی وحی اس کی مثل ہو سکتی ہے اور نہ از خود دنیا کے سکالرز ایسی جامع اور مانع پر حکمت شریعت کی کتاب پیش کر سکتے ہیں قرآن کریم کے معجزہ ہونے کی شہادت تو اس زمانہ کے غیر متعصب مفکرین یورپ بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ پروفیسر باسورتھ سمتھ ایم اے لکھتے ہیں۔

"قرآن مجید جو ایک غیر تعلیم یافتہ امی کی کتاب ہے وہ ایک ہی وقت میں منظوم بھی ہے قوانین کا مجموعہ بھی ہے دعاؤں کی بھی کتاب ہے۔ اور بائبل بھی اور آج کے دن تک تمام نسل انسانی کے ۱/۲ حصہ لوگوں کی نظر میں یہ عزت و احترام کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور معجزہ خیال کی جاتی ہے جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے اپنا ایک STANDING MIRCLE یعنی دائمی معجزہ قرار دیا تھا، AND A MIRACLE INDEED اور حقیقتاً یہ ایک معجزہ ہی ہے۔"

اب میں قرآن کریم کی حفاظت اور اس کے اس وقت تک محفوظ رہنے کے متعلق ان لوگوں کی شہادت پیش کرتا ہوں جو پکے مسیحی ہیں اور جنہوں نے پورا زور لگایا کہ کسی طرح قرآن کریم کی حفاظت پر وہ کوئی اعتراض کر سکیں لیکن آخر مجبور ہو کر ان کو ماننا پڑا کہ سب اعتراض فضول اور لغو ہیں قرآن کریم آج بھی اسی طرح محفوظ ہے جس طرح کہ اس وقت محفوظ تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے جدا ہوئے۔

۱۔ سر ولیم میور جیسا محقق لکھتا ہے۔

"تمام ثبوت دل کی پوری تسلی دلا دیتے ہیں کہ وہ قرآن کریم جسے ہم آج پڑھتے ہیں لفظاً لفظاً وہی ہے جسے خود نبی نے لوگوں کو پڑھ کر سنایا تھا۔"

(لائف آف محمد ص ۳۹)

۲۔ امریکہ کی ایک یونیورسٹی کے پروفیسر ہارورڈ اسلامیات پر لیکچر دیتے ہوئے اس حقیقت کو قرآن کریم اپنی اصلی صورت میں محفوظ ہے تسلیم کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی لکھتے ہیں کہ یہ تاثیر اور زندگی بخش کتاب ہے کے لحاظ سے بھی منفرد ہے۔ یہ پروفیسر موصوف فرماتے ہیں:۔

"ہمیں خیال ہے کہ اسلامی حکومتیں صفحہ ہستی سے نابود بھی ہو جائیں تب بھی اسلام اور مسلمان فنا نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جو چیز ان کو حیات تازہ بخشتی ہے وہ ان کی کتاب قرآن ہے۔ جو اپنی اصل کے اعتبار سے ایسی ہی محفوظ ہے جیسا کہ آسمان اپنی سرگشتی کے وقت سے اس کی ثانی بائیبل کی طرح نہیں کہ اپنی تمام مذہبی اور تاریخی خصوصیات کو گم کر چکی ہے اور نہ اس کی کی تعلیم بیرونی تعلیم و عقائد سے آلودہ ہوئی ہے۔ عیسائیت اور بت پرستی میں اب کوئی فرق نہیں رہا۔ اور اگر کوئی کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا کیونکہ بت پرستی کے جراثیم نے اصل عیسائیت کو چٹ کر لیا ہے قرآن ایک زندہ اور حیات بخش کتاب ہے۔" (ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۳۲ء ص ۳۰)

ان شہادتوں کو پڑھنے اور سننے کے بعد ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ دشمن بھی اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ جہاں قرآن کریم ہر قسم بیرونی دخل سے پاک تحریف سے مبرا اور پیشگوئی

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ
وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

کے مطابق اپنی اصلی حالت میں پوری طرح محفوظ ہے وہاں قرآن کریم کی تاثیر کا اعجاز بھی اپنی پوری چمک دمک کے ساتھ آج تک تمام اور قیامت تک قائم رہے گا۔

(باقی)

درخواست دعا

میرا بڑا لڑکا نسیم احمد بٹ انجینئرنگ یونیورسٹی سے ایم ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ کرنے کے بعد اب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ یا جرمنی جانا چاہتا ہے نیز میرا چھوٹا لڑکا سلیم احمد طاہر امسال ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان دے رہا ہے ہر دو لڑکوں کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (عبد الرؤف بٹ پی ایس ایس۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین

صف سوم (۲)

۷۴۰	امۃ الحفیظ صاحبہ بیگم محمود احمد صاحب بھٹہ محمد علی سوسائٹی کراچی	۵۰۰	روپے
۷۴۱	چوہدری شاہ محمد صاحب جال لپید ۔ ضلع نواب شاہ	۵۰۰	"
۷۴۲	چوہدری رستم علی صاحب " "	۵۵۰	"
۷۴۳	ملک محمد اسحٰق صاحب " "	۵۰۰	"
۷۴۴	چوہدری محمد اسحٰق صاحب " "	۵۰۰	"
۷۴۵	پیر معین الدین صاحب ربوہ	۵۰۰	"
۷۴۶	مولوی ظہور حسین صاحب مع اہل و عیال و مبارکہ بیگم صاحبہ "	۵۰۰	"
۷۴۷	چوہدری علی اکبر صاحب "	۵۰۰	"
۷۴۸	چوہدری ظفر اللہ صاحب منجانب نقل احمد صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا	۵۰۰	"
۷۴۹	ایم محمد یعقوب صاحب ۔ دار العلوم ربوہ	۵۰۰	"
۷۵۰	چوہدری قطب الدین صاحب مع اہل و عیال دارالرحمت وسطی "	۵۰۰	"
۷۵۱	زہرہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد اسلم صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۶۵۰	"
۷۵۲	مسعود احمد صاحب قریشی منجانب والدہ مرحومہ دستگیر سوسائٹی کراچی	۵۰۰	"
۷۵۳	زاہدہ مبارکہ صاحبہ بیگم مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی	۵۰۰	"
۷۵۴	نعمت اللہ خان صاحب ۔ لطیف آباد ۔ حیدرآباد	۵۰۰	"
۷۵۵	پیرزادہ بشیر احمد صاحب اوچ شریف ضلع بہاولپور	۵۰۰	"
۷۵۶	عبدالقادر خان صاحب لنگرائی " " "	۵۰۰	"
۷۵۷	عبدالوہاب خان صاحب لنگرائی " " "	۵۰۰	"
۷۵۸	چوہدری عبدالہادی صاحب امیر جماعت رحیم یار خان	۵۰۰	"
۷۵۹	شان محمد صاحب ایشیا انشورنس کمپنی ۔ راولپنڈی	۵۰۰	"
۷۶۰	حکیم محمد افضل حامد و محمد اشرف شاکر صاحبان اوچ شریف	۵۳۰	"
۷۶۱	حکیم محمود احمد صاحب دارالشفاء خانیوال ۔ ضلع ملتان	۵۰۰	"
۷۶۲	بابا بلال صاحب چک ۲۱۳ ۔ ضلع رحیم یار خان	۵۰۰	"
۷۶۳	عمردین صاحب چک ۲۱۲ ضلع رحیم یار خان	۵۰۰	"
۷۶۴	چوہدری شہاب الدین صاحب باجوہ ۔ کوٹ باغ دین ضلع حیدرآباد	۵۰۰	"
۷۶۵	چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ "	۵۰۰	"
۷۶۶	مرزا اسلم حیات بیگ صاحب گلبرگ لائل پور	۵۰۰	"
۷۶۷	شیخ محمد صادق صاحب حلقہ مسجد فضل لائل پور	۵۰۰	"
۷۶۸	منشی محمد خان صاحب ۔ انصاف کمپنی لائل پور	۵۰۰	"
۷۶۹	حکیم شیخ محمد صاحب ۔ ڈگری کالا ضلع تھرپارکر	۵۰۰	"
۷۷۰	حکیم شیخ خورشید احمد صاحب گولبازار ربوہ	۵۰۰	"
۷۷۱	چوہدری عثمان احمد صاحب ۔ خوشاب ۔ ضلع سرگودھا	۵۰۰	"
۷۷۲	صوبیدار میجر اللہ دتہ صاحب مع اہل و عیال چک ۱۳/[illegible] ضلع ملتان	۵۰۰	"
۷۷۳	چوہدری [illegible] احمد صاحب سوداگران چرم ۔ ناظم شاہ ۔ خیرپور	۵۰۰	"
۷۷۴	شیخ محمد طفیل صاحب بددملہی ۔ ضلع سیالکوٹ	۵۰۰	"
۷۷۵	قریشی مختار احمد صاحب ۔ ناظم آباد کراچی	۵۰۰	"
۷۷۶	ہمیرہ ملک صاحبہ بیگم ملک محمد نواز صاحب لاہور چھاؤنی	۵۰۰	"
۷۷۷	ڈاکٹر اختر محمود صاحب ۔ سول لائنز لاہور	۵۰۰	"
۷۷۸	ڈاکٹر محمد طفیل صاحب پیپلز کالونی ۔ لائل پور	۵۰۰	"
۷۷۹	شیخ خورشید احمد صاحب حلقہ مسجد فضل لائل پور	۵۰۰	"
۷۸۰	ملک عزیز احمد صاحب لودھراں ضلع ملتان	۵۰۰	"

اعلانات دارالقضاء

محترمہ امۃ الوہاب ضیاء صاحبہ اہلیہ عبداللطیف خان صاحب عملہ دارالصدر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۱۰۲۵/۱۳۳-۳-۵۶ میں اس وقت مبلغ ۳۸۹/۳۹ روپے موجود ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ مبلغ ۳۸۹/۳۹ روپے حصہ جائداد ادا کرنے کے بعد بقیہ رقم میں سے مبلغ -/۹۲ روپے وعدہ تحریک جدید وکیل المال صاحب اول تحریک جدید کو ادا کئے جائیں۔ باقی رقم مجھے اور میری والدہ امۃ الرشید صاحبہ کو شرعی طور پر تقسیم کر کے دی جاوے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(۲)

محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ و بشریٰ بیگم صاحبہ معرفت قریشی نذیر احمد صاحب ڈرائیور ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب محترم قریشی شیخ احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۳۲/۱۴ واقع دارالرحمت وسطی الاٹ ہے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا ہم دونوں بہنوں کے نام منتقل فرما کر ممنون فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے پیارے بھائی شیخ محمد علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۶۱ ام/ ج ۔ ب سوڈی مورخہ ۲۵/۱۲/۷۲ علی الصبح چار بجے اپنے مولا کریم کے پاس پہنچ گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور نہایت ہمدرد تھے۔ سلسلہ کے کاموں میں بہت کوشش فرمایا کرتے تھے اگر کسی وجہ سے جماعت کے کاموں میں غفلت دیکھتے تو جماعت کا مالی بوجھ خود برداشت کر لیتے اور جماعت کے کاموں میں رکاوٹ برداشت نہ کرتے۔ مرحوم کی عمر ۸۰ سال تھی۔ انہوں نے اپنی یادگار ایک بیوہ دو لڑکے اور دو لڑکیاں دو پوتے تین پوتیاں چھوڑی ہیں۔

مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۲۶/۱۲/۷۲ کو حضور انور کی اجازت سے جنازہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔ تدفین کے بعد دعا مکرم مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ جاپان و ایران نے کرائی۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ ہمارے محترم بھائی کے لئے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین پر ہمیشہ اپنے فضل و کرم کا سایہ رکھے آمین۔ (غمزدہ شیخ سبحان علی چک ۱۶۱ ام/ ج ۔ ب سوڈی ۔ ضلع لائل پور)

هو الشافی

حیوانات کا مہلک اپھارہ

اکسیر اپھارہ

کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب
غیر مفید ہو تو واپسی قیمت کی رعایت
فی پیکٹ ایک روپیہ

درجن یا زائد پر ۲۵٪ کمیشن ۔ ڈیڑھ درجن یا زیادہ پر خرچہ ڈاک ۔/۷۰ بذمہ کمپنی تفصیلی لٹریچر مفت
لیبارٹری ہومیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۶

مرغیاں اور چوزے

خلیل پولٹری فارم

ربوہ میں چوزوں کے ریٹ مندرجہ ذیل ہیں:
یک روزہ پٹھیاں پانچصد تک ۳.۰۰ روپے فی چوزہ
" " پانچصد سے ۱۰۰۰ تک ۲.۷۵ " "
" " ۱۰۰۰ سے زائد ۲.۰۰ " "
مکس چوزے ۱.۵۰ " "
مرغ چوزے یک روزہ ۰.۵۰ " "
(مینیجر)

قائدین مجالس ہر ماہ رپورٹ کارگزاری ماہانہ باقاعدہ اور بروقت بھجواتے رہیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ سیرالیون کے چوبیسویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب انعقاد

بعض سربرآوردہ حضرات کے علاوہ ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے سینکڑوں احباب کی شرکت

اہم دینی اور علمی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر۔ اسلامی کتب کی نمائش۔ مجلس شوریٰ اور لجنہ کے اجلاس

جماعت احمدیہ سیرالیون کا چوبیسواں سالانہ جلسہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو فری ٹاؤن میں شروع ہوا۔ اور تین روز تک اپنی روایتی شان کے ساتھ جاری رہنے کے بعد ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس کی مختصر روداد پر مشتمل جو تار احمدیہ مشن سیرالیون کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کی چوبیسویں سالانہ کانفرنس ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۲ء کی صبح کو شروع ہوئی۔ کانفرنس کے پہلے اجلاس میں صدارت کے فرائض امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون مکرم بشیر احمد صاحب شمس نے ادا فرمائے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ کانفرنس کا افتتاح فرمایا۔ ملک کے کونہ کونہ سے تشریف لانے والے آٹھ سو سے اوپر احباب نے جن میں بعض سربرآوردہ اصحاب بھی شامل تھے کانفرنس میں شرکت کی۔ محترم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں خلافت کی اہمیت اور اس کے ساتھ دلی وابستگی کی برکات پر روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ دنیا میں اسلام کو غالب کرنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور عزت کو دنیا میں قائم کرنے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور اس کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ افتتاحی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ روح پرور پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جو حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس موقع پر ارسال فرمایا تھا۔ نیز محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا مرسلہ ایمان افروز پیغام بھی احباب تک پہنچایا گیا۔ حاضرین نے ان بصیرت افروز پیغامات کو گہری عقیدت کے ساتھ خاص توجہ اور انہماک سے سنا۔

سفیر پاکستان ہز ایکسیلینسی ایس اے معید صاحب جو اکرا (گھانا) میں مقیم ہیں۔ احمدیہ مشن کی دعوت پر اس موقع پر اکرا سے فری ٹاؤن تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے سفیر موصوف کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ جماعت احمدیہ سیرالیون کے سیکرٹری جنرل محترم الحاج لونگے نے استقبالیہ خطبہ میں آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے اسلامی دنیا کے لئے پاکستان کی خدمات کو سراہا اور ان کی بہت تعریف کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پاکستان کو مضبوط سے مضبوط تر بنا کر اس کی سالمیت کی حفاظت فرمائے اور اسے سدا ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن رکھے۔ سفیر موصوف نے اپنی جوابی تقریر میں مسلمانوں اور پاکستان کی خدمات بجا لانے کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے کام کی تعریف کی۔ آپ نے احمدیہ سیکنڈری سکول کا بھی معائنہ فرمایا۔ جماعت نے اس موقع پر آپ کے اعزاز میں دعوت طعام کا اہتمام کیا۔ آپ نے پاکستانی باشندوں سے بھی خطاب فرمایا۔ جنہوں نے سیرالیون میں پاکستانی مفادات کی حفاظت اور انہیں آگے بڑھانے کے سلسلہ میں ہر لحاظ سے مکمل تعاون کا یقین دلایا جسے سفیر موصوف نے بہت سراہا۔

مکرم سلیمان صاحب اور مکرم مصطفیٰ صاحب نے جن کا شمار یہاں کے مشہور و معروف تاجروں میں ہوتا ہے۔ نیز ایک سیکنڈری سکول کے پرنسپل صاحب اور بعض دوسرے اصحاب نے کانفرنس کے موقع پر جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

احمدیہ سیکنڈری سکول کے بچوں نے ایک دینی پروگرام پیش کیا حاضرین ان کے دینی علم کی گہرائی اور عربی زبان پر عبور سے بہت متاثر ہوئے اور اس پر خاص خوشی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اس موقع پر اسلامی کتب اور تبلیغ اسلام کی مساعی پر مشتمل فوٹو گرافک تصاویر کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس نمائش میں خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر مغربی افریقہ کے فلمی مناظر اور تصاویر احباب کی توجہ کا مرکز بنی رہیں۔ احباب ان ایمان افروز مناظر اور تصاویر سے بے حد مسرور ہوئے۔

سالانہ جلسہ سالانہ کے ایام میں راتوں کو نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کی جاتی رہی جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں اسلام اور احمدیت کے مختلف پہلوؤں پر ذی علم اصحاب کی تقاریر ہوئیں۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ سیرالیون کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔ دیگر اہم امور کے علاوہ پرائمری اور ثانوی تعلیم کے لئے بارہ نئے وظائف دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ سیرالیون نے احباب پر زراعت کی اہمیت واضح کی اور زرعی شعبہ میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ لجنہ اماء اللہ سیرالیون کا ایک علیحدہ اجلاس بھی منعقد ہوا۔ سالانہ جلسہ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۲ء کو نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی کارروائی مقامی اخبارات میں شائع ہونے کے علاوہ باقاعدگی سے ریڈیو سے نشر ہوتی رہی۔ اور ٹیلیویژن پر بھی اس کے مناظر دکھائے گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع پیمانہ پر اس کی پبلسٹی ہوئی۔ ☆

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۳ر فروری ۱۹۷۳ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ہوگا۔ جس میں حسب ذیل مقررین اپنے تحقیقی مقالے پڑھیں گے۔

۱۔ محترم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی ایم ایس سی۔	اسلامی قانون وراثت کی فضیلت
۲۔ ، مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ انڈونیشیا۔	حضرت مصلح موعودؓ کے عہد میں بلاد مشرقیہ میں تبلیغ اسلام
۳۔ محترم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم سابق مبلغ امریکہ۔	الہام انی معک و مع اھلک

بیرونی مجالس بھی اپنی اپنی جگہ پر انہی عنوانوں پر تقاریر کا اہتمام کریں اور اجلاس کے بعد رپورٹیں بھجوائیں۔

ابوالعطاء جالندھری

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم صفی اللہ خان ایم ایس سی (پنجاب) کا جو کہ آج کل جاپان کی یونیورسٹی اوساکا میں پی ایچ ڈی کی تعلیم حاصل کر رہا ہے ۔ ۱۰ر فروری ۷۳ء کو اپنے مضمون پر (جس پر ریسرچ کی ہے) کیمیکل کانفرنس میں لیکچر ہوگا۔

بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی اعلیٰ دنیاوی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری) عطاء اللہ خان

۲/۳۲ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

کی

بہترین پیشکش

آنکھوں کی ہیٹلی امراض، خارش، پانی بہنا ککرے، رکے لئے بہت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے۔ قیمت ۷۵ پیسے۔